



سوال

تشہد سے متعلق قصہ کے بارے میں کیا یہ کننا صحیح ہے کہ یہ معراج کے موقع پر ہوا تھا؟

جواب

الحمد للہ

معراج نبوی کے واقعہ کو تشہد کی اصل حقیقت قرار دینا بے بنیاد بات ہے، شریعت میں اس کا کوئی تصور نہیں ہے۔

دائمی فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام سے پوچھا گیا:

"جو تشہد ہم نماز میں پڑھتے ہیں، کیا یہ وہی تشہد ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج کو سدرۃ المنتہی کے پاس سجدہ کی حالت میں پڑھا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا:

"ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد سکھایا اس وقت میرا ہاتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان میں تھا بالکل اسی طرح جیسے آپ مجھے قرآن کی سورت سکھا رہے ہوں: "الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ" [تمام زبانی، بدنی، اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں، اے نبی! آپ پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے سلامتی، رحمتیں، اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلامتی نازل ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ - اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں]۔ اس حدیث کو متعدد محدثین نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب تم میں سے کوئی نماز میں قہہ کیلئے بیٹھے تو وہ یہ پڑھے: "الْحَمْدُ لِلَّهِ..." اور پھر مکمل تشہد کی سابقہ دعا ذکر کی، اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جب نمازی: "وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ" [اور اللہ کے صالح بندوں پر سلام ہو] پڑھے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اگر تم نے یہ پڑھ لیا تو آسمان اور زمین میں اللہ کے تمام صالح بندوں پر سلام پڑھا دیا)، اور اسی روایت کے آخر میں فرمایا کہ: (پھر لپٹ لپٹے جو چاہے اللہ تعالیٰ سے مانگ لے) مستفاد علیہ

نیز امام احمد نے اس حدیث کو ابو جعیدہ سے، وہ لپٹنے والے سے، اور وہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تشہد سکھایا اور لوگوں کو مکمل تشہد سکھانے کا حکم بھی دیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث تشہد کے بارے میں سب سے زیادہ صحیح حدیث ہے، اکثر صحابہ، تابعین اور اہل علم کا اس پر عمل ہے۔

اور امام ابو بکر بزار کہتے ہیں: تشہد کے باب میں صحیح ترین حدیث یہی ہے، مزید کہا کہ: اس حدیث کو میں سے زائد سندوں سے روایت کیا گیا ہے، اور اسی بات کی تائید امام بغوی نے اپنی کتاب "شرح السنہ" میں کی ہے "انتہی

مندرجہ بالا تفصیل سے یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ روایات میں یہی تشہد صحیح ترین ہے۔

لیکن یہ کننا کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں سدرۃ المنتہی کے پاس حالت سجدہ میں اس تشہد کو پڑھا مجھے اس بارے میں علم نہیں ہے، یہ بالکل بے بنیاد بات ہے کہ



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات سدرۃ المنتہی کے پاس سجدہ کیا تھا "انتہی
شیخ عبدالعزیز بن باز، شیخ عبدالرزاق عقیفی، شیخ عبداللہ بن غدیان، شیخ عبداللہ بن قعود۔

"فتاویٰ اللہیۃ الدائمۃ" (7-6/7)

ان تمام باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر ثابت شدہ، یا بدعتی افکار و نظریات وغیرہ پر مشتمل مضامین اور پیغاموں کو شرعی طور پر نشر کرنا صحیح نہیں ہے، بلکہ کوئی بھی پیغام آگے بھیجنے
سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لیں کہ اس میں بیان شدہ تمام چیزیں ثابت اور صحیح ہیں۔

اس بارے میں حفص بن عاصم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کسی بھی شخص کے جھوٹے ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے
بیان کر دے) مسلم: (5)

واللہ اعلم